کنز المدارس بورڈ کے نصاب میں شامل فن حدیث کی سب سے پہلی کتاب موطا امام مالک کے نصابی سوالات وجوابات

موطا امام مالک

سوالاجوابا

مؤلف: عبد الرحیم عطاری طالب درجہ سادسہ "ج"

جامعۃ المدینہ فیضان غوث اعظم سائٹ ایریا

ولیکا چورنگی نزد رینجرز ہیڈ کوارٹرز

کتاب العیدین

Short Questions & Answers

1۔ عید کا لغوی اور اصطلاحی معنیٰ لکھیں۔

ج۔ لغوی معنیٰ: خوشی کا دن۔

اصطلاحی معنیٰ: ہر وہ دن جس میں کوئی بڑی یاد یا خوشی منائی جائے اسے عید کہتے ہیں۔

2۔ عیدین میں اذان کے متعلق ائمہ اربعہ کا مؤقف لکھیں۔

ج۔ ائمہ اربعہ بمع اعلیٰ حضرت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ عیدین میں کوئی اذان و اقامت نہیں۔

3۔ جمعہ، عیدین اور احرام میں غسل کرنا کب سنت ہے؟

ج۔ قبل جمعہ، عیدین اور احرام باندھنے سے قبل غسل کرنا سنت مبارکہ ہے۔

4۔ غسل عیدین میں اہل مدینہ کا عمل لکھیں۔

ج۔ اہل مدینہ، اہل عراق و شام کے نزدیک غسل عیدین مستحب ہے اور اسکے علاوہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ کر لیا جائے تو اچھا ہے، نہ کیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

5۔ نماز عید کے غسل کے لئے کون سا وقت سنت ہے؟

ج۔ عید کا غسل جو سنت ہے وہ نماز عید سے کچھ وقت پہلے کا ہے تاہم اگر کسی نے پہلے بھی کر لیا تو سنت ادا ہو جائے گی کیوں کہ غسل کا اثر نماز عید تک باقی رہتا ہے یعنی بدبو دور ہو جاتی ہے اور بندہ خوب پاک ہو جاتا ہے۔

6۔ نماز عیدین کا خطبہ قبل صلوٰۃ ہو گا یا بعد صلوٰۃ؟

ج۔ ائمہ اربعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خطبہ نماز عیدین کے بعد ہی ہو گا۔

7۔ عیدین میں خطبہ نماز عید کے بعد ہو گا اسکی کوئی 3 حکمتیں لکھیں۔

ج۔ (1) نماز جمعہ چونکہ فرض ہے اور نماز عید واجب ہے ان دونوں میں فرق کے لئے نماز جمعہ کا خطبہ پہلے اور عیدین کا بعد میں رکھا گیا۔

(2) جمعہ کا وقت قلیل ہوتا ہے اور عیدین کا وسیع ہوتا ہے اس لئے نماز جمعہ کا خطبہ پہلے اور عیدین کا بعد میں رکھا گیا۔

(3) عیدین کا خطبہ سنت ہے اور نماز جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور شرط بھی لہذا ڈر تھا کہ نماز جمعہ کا خطبہ بعد میں رکھیں تو کہیں لوگ چلے نہ جائیں کسی مصروفیت کی وجہ سے اس لئے نماز جمعہ کا خطبہ پہلے اور عیدین کا بعد میں رکھا گیا۔

8۔ اگر کوئی شخص گاؤں سے شہر آئے تو کیا جمعہ پڑھنا فرض ہو گا؟

ج۔ اول تو یہ کہ اگر گاؤں میں شہر سے آذان کی آواز جاتی ہے تو پھر نماز جمعہ پڑھنا گاؤں والوں پر فرض ہے لہذا یہ شخص نماز جمعہ پڑھے گا نیز اگر وہ شہر آیا تو اس پر جمعہ فرض ہو جائے گا بشرط یہ کہ اقامت کی نیت کر لے تاہم اگر گاؤں میں آذان کی آواز نہیں جاتی اور وہ شہر آیا اور اقامت کی نیت نہ کی تو اس پر نماز جمعہ ادا کرنا فرض نہیں۔

9۔ عید گاہ جانے سے قبل کونسے اعمال کرنے چاہئے؟

ج۔ عید گاہ جانے سے قبل چند امور کرے۔ (1) غسل (2) مسواک (3) نئے / یا صاف دھلے ہوئے کپڑے (4) خوشبو کا استعمال (5) عید الفطر کے دن قبل نماز تاک عدد میں کھجوریں کھانا اور عید الاضحیٰ میں بعد نماز قربانی کے جانور کے گوشت سے تناول کرنا۔ عید الفطر میں اگر بغیر کھائے چلا گیا تو گنہگار نہ ہوگا ہاں البتہ دونوں عیدوں میں عشاء تک اگر بھوکا رہا تو عتاب ہوگا (برا بھلا کہا جائے گا) کیوں کہ یہ ایام ضیافت اللہ ہیں۔

11۔ نماز عیدین میں مخصوص سورتیں پڑھنے کے بارے میں اقوال ائمہ لکھیں۔

ج۔ امام اعظم: کسی نماز میں مخصوص سورتیں پڑھنے کو لازم قرار دینا یا یہ گمان کرنا کہ کوئی دوسری سورت کفایت نہ کرے گی، یہ مکروہ ہے۔

امام شافعی: عیدین کی پہلی رکعت میں (سورۃ ق) اور دوسری رکعت میں (سورۃ القمر) پڑھنا مستحب ہے۔

امام مالک: پہلی رکعت میں (سورۃ اعلیٰ) اور دوسری رکعت میں (سورۃ الشمس) مستحب ہے۔

12۔ نماز عیدین میں تکبیروں کی تعداد کے متعلق اقوال ائمہ لکھیں۔

ج۔ امام اعظم: نماز عیدین میں 9 تکبیریں اور ہر رکعت میں تین تکبیریں زائد ہوتی ہیں۔

امام مالک واحمد: عیدین کی پہلی رکعت میں قرائت سے پہلے تکبیر تحریمہ سمیت 7 تکبیریں کہے گویا 6 تکبیریں زائد ہوئیں اور دوسری رکعت میں اٹھتے وقت کی تکبیر سمیت 6 تکبیریں کہے گویا 5 تکبیریں زائد ہوئیں۔

امام شافعی: عیدین کی پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے تکبیر تحریمہ کے علاوہ 7 تکبیریں ہیں اور دوسری دوسری رکعت میں امام مالک واحمد کے اتفاق ہے۔

13۔ اگر کسی شخص کی نماز عید قضاء ہو جائے تو کون سی نماز پڑھے؟ اقوال ائمہ بیان کریں۔

ج۔ امام اعظم: اگر کسی شخص کی نماز عید قضاء ہو جائے تو اس پر کوئی قضاء لازم نہیں۔

امام شافعی: نماز عید قضاء پڑھے اور تکبیریں بھی کہے۔

امام مالک: اگر نماز عید کی قضاء کرے تو منع نہیں کیا جائے گا۔

نوٹ: وجوب قضاء کا قول کسی بھی امام صاحب کا نہیں ہے۔

14۔ نماز عید کے لئے امام عید گاہ کی طرف کب نکلے گا؟

ج۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ کا طریقہ یہ ہے کہ عید گاہ کی طرف اتنی دیر پہلے نکلے کہ جب نماز عید حلال ہو جائے یعنی سورج ایک۔ نیزہ بلند ہو جائے۔

15۔ نماز عید کا وقت کیا ہے؟

ج۔ فقہاء کا اجماع ہے کہ نماز فجر کے بعد جب نماز جائز ہوتی ہے وعید بھی اس وقت میں ادا کی جاسکتی ہے یعنی بعد فجر مکروہ وقت یعنی تقریبا 20 منٹ کے بعد سے لے کر ضحویٰ کبریٰ کے وقت سے پہلے تک نماز عید کا وقت ہے۔

Long Questions & Answers

1۔ کیا نماز عید سے پہلے یا بعد میں نوافل پڑھ سکتے ہیں؟

ج۔ عند الاحناف: نماز عید سے پہلے مطلقا نفل نماز مکروہ ہے چاہے گھر میں پڑھے یا عید گاہ میں خواہ اس پر عید کی نماز واجب ہو یا نہ ہو حتی کہ اگر عورت بھی نماز چاشت ادا کرنا چاہے تو عید کے بعد ہی کرے۔ اور نماز عید کے بعد عید گاہ میں نوافل ادا کرنا مکروہ ہے البتہ مستحب یہ ہے کہ گھر آ کر 4 رکعت نوافل ادا کرے۔

یاد رہے! یہ حکم (ممانعت نوافل قبل از عید مطلقا اور بعد از عید عید گاہ میں) خواص کے لئے ہے۔ عوام اگر نفل پڑھے اگرچہ عید سے پہلے ہی ہو لیکن منع نہیں کیا جائے گا۔ وجہ یہ ہے کہ خواص پڑھیں گے تو لوگ سمجھیں گے کہ یہ سنت ہے بخلاف عوام کے کہ عوام کے افعال کی پیروی نہیں کی جاتی۔

دلیل: حضور نبی کریم ﷺ نماز عید سے پہلے کوئی نماز نہ پڑھتے تھے اور گھر لوٹ کر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ بعض روایات میں چار کا بھی ذکر ہے اس لئے ہم نے چار والی روایت کو مستحب قرار دیا۔

عند الشوافع: عوام کے لئے جائز ہے کہ وہ نماز عید سے پہلے نوافل پڑھے یا بعد میں، تاہم خواص کے لئے جائز نہیں خواہ عید گاہ میں ہو یا نہ ہو۔

عند الحنابلہ والمالکیہ: نہ ہی نماز عید سے پہلے نوافل ہو سکتے ہیں اور نہ بعد میں خواہ عید گاہ میں ہو یا گھر میں۔ امام مالک یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر نماز عید مسجد میں ہو رہی ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے۔

صلوٰۃ الخوف

Short Questions & Answers

1۔ صلوٰۃ خوف کب ہو گی؟

ج۔ جب دو جنگی گروہ آمنے سامنے ہوں اور تمام مسلمان کسی ایک شخص کے امام بننے پر راضی ہوں تو صلوٰۃ الخوف کی جماعت ہو گی ورنہ اپنی اپنی پڑھی جائے گی۔

صلوٰۃ الکسوف

Short Questions & Answers

1۔ "الکسوف" کا معنیٰ تحریر کریں۔

ج۔ کسی چیز کا سیاہی کی طرف مائل ہو جانا۔ اور صلوٰۃ الکسوف سے مراد چاند گرہن کی نماز ہے۔

2۔ گرہن کے بارے میں بزرگان دین کے اقوال قلمبند کریں۔

ج۔ (1) یہ گرہن اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے قیامت کی یاد دلانے کے لئے۔

(2)۔ چاند، سورج کی پوجا کی جاتی ہے اس لئے ان کے بطلان کے لئے ان پر گرہن لگتا ہے کہ وہ معبود نہیں ہو سکتا جس میں عیب آ جائے کیوں کہ گرہن کے وقت چاند اور سورج کی روشنی کم ہو جاتی یا بالکل ختم ہو جاتی جو کہ ایک عیب ہے۔

3۔ سورج گرہن کی جماعت کا کیا حکم ہے؟

ج۔ سورج گرہن کی جماعت میں اختیار ہے تاہم امام وہی بنے جو جمعہ کیلئے ہے اور شرائط بھی جمعہ کی ہیں سوائے خطبہ کے وگرنہ تمام لوگ الگ الگ پڑھیں۔

4۔ اوقات نماز گرہن لکھیں۔

ج۔ عند المالکیہ: سورج کے طلوع ہونے کے بعد سے لے کر زوال تک کسی بھی وقت نماز گرہن ادا کی جاسکتی ہے۔

عند الاحناف والحنابلہ: اوقات مکروہہ کے علاوہ جب چاہیں نماز گرہن ادا کی جاسکتی ہے۔

5۔ نماز گرہن کا طریقہ کیا ہو گا؟

ج۔ عند الاحناف: دیگر نمازوں کی طرح ہر رکعت میں ایک قیام، ایک رکوع، اور دو سجدے ہوں گے۔

عند الشوافع والمالکیہ والحنابلہ: ہر رکعت میں دو قیام، دو رکوع، اور دو سجدے ہوں گے اور قرائت بھی لمبی کی جائے گی۔

Long Questions & Answers

1۔ نماز گرہن میں قرائت سری ہو گی یا جہری؟

ج۔ عند الشوافع: چاند گرہن کی نماز میں قرائت جہری (بلند آواز سے) کی جائے گی۔

عند الاحناف والمالکیہ والحنابلہ: جب سورج گرہن ہو تو قرائت سری کرے اور جب چاند گرہن ہو تو قرائت جہری کی جائے گی۔

عند الصاحبین: گرہن کی نماز میں قرائت مطلقا جہری ہی ہو گی۔

ائمہ ثلاثہ کی دلیل: قال ابن عباس رضی للہ تعالی عنہما "حضور ﷺ نے نماز گرہن پڑھائی جب سورج گرہن ہوا اور ہم نے کوئی آواز نہ سنی" (او کما قال)۔ ترمذی۔

2۔ نماز گرہن کے لئے کیا عورت نکل سکتی ہے؟

ج۔ عند المالکیہ: عورت گھر میں ہی نماز پڑھے ہاں! اگر چلی گئی تو بھی کوئی حرج نہیں۔

عند الشوافع: نماز گرھن کے لئے سب لوگ جائیں گے سوائے اونٹوں کی رکھوالی کرنے والوں کے۔(محافظ)

عند الاحناف: نماز گرہن میں عورتیں گھر سے باہر نہ نکلیں۔ اول زمانہ میں اگرچہ عورتیں نماز کسوف، جمعہ، عیدین وغیرہ کے لئے نکلتی تھیں لیکن گردش زمانہ کے باعث فتنے کی وجہ سے حکم منسوخ کر دیا گیا۔

کتاب الاستسقاء

Short Questions & Answers

1۔ نماز استسقاء کے لئے کیا جماعت ضروری ہے؟

ج۔ نماز استسقاء پڑھنا جائز ہے اور اسکے لئے جماعت سے پڑھنا اور علیحدہ علیحدہ پڑھنا دونوں مختار ہیں۔

2۔ نماز استسقاء کیا مسجد میں پڑھنا درست ہے؟

ج۔ جی نہیں! مسجد نماز استسقاء درست نہیں۔

3۔ نماز استسقاء کا خطبہ پہلے ہو گا یا بعد میں؟

ج۔ تمام ائمہ کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز استسقاء کا خطبہ نماز کے بعد ہو گا۔

4۔ نماز استسقاء میں کون سی سورتیں پڑھیں جائیں؟

ج۔ عند الاحناف: کوئی سورت معین کرنا درست نہیں۔ البتہ افضل ہے کہ پہلی رکعت میں (سورۃ اعلیٰ) اور دوسری میں (سورۃ غاشیہ) پڑھی جائے۔ تاہم امام مالک فرماتے ہیں کہ پہلی رکعت میں (سورۃ اعلیٰ) اور دوسری رکعت میں (سورۃ کوثر) پڑھی جائے۔

5۔ نماز استسقاء کے بعد کے افعال تحریر کریں۔

ج۔ نماز استسقاء پڑھانے کے بعد امام کے لئے بہتر ہے کہ خطبہ اور دعا کھڑا ہو کر پڑھے اس دوران خطبہ چادر پلٹنا مستحب ہے۔

6۔ دعائے استسقاء تحریر کریں۔

ج۔ یا اللہ! اپنے بندوں کو جانوروں کو سیر اب فرما اور پھیلا دے اپنی رحمت (بارش) کو اپنے بندوں پر اور اپنے مردہ (بنجر) شہر کو زندہ کر دے سبزہ اگانے کے ساتھ۔ (او کما قال)۔

7۔ جس شخص سے نماز استسقاء چھوٹ جائے وہ کیا کرے؟

ج۔ جس شخص سے نماز استسقاء چھوٹ جائے تو اسے اختیار ہے چاہے پڑھے یا نہ پڑھے۔ (ھذا قال مالک)۔

Long Questions & Answers

1۔ نماز استسقاء کا طریقہ لکھیں۔

ج۔ (1) پرانے یا پیوند لگے کپڑے پہنیں۔

(2) خشوع و خضوع کے ساتھ سر برہنہ پیدل چلیں۔ بہتر یہ ہے کہ ننگے پاؤں چلیں۔

(3) نکلنے سے قبل صدقہ و خیرات کریں۔

(4) کافروں کو ساتھ لے جانے سے پرہیز کیا جائے کیوں کہ یہ (یعنی نماز استسقاء) رحمت طلب کرنا ہے او کافروں پر لعنت برستی ہے۔

(5) تین دن قبل روزے رکھے جائیں اور توبہ واستغفار کی جائے۔

(6) پھر میدان میں جا کر توبہ کریں، زبانی توبہ کافی نہیں بلکہ دل سے توبہ کریں۔

(7) جن کے حقوق ذمہ پر ہیں سب کے ادا کریں۔

(8) کمزوروں، بچوں اور بوڑھوں کے وسیلے سے دعا کریں اور سب آمین کہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "تمہیں روزی تمہارے بوڑھوں اور کمزوروں کے وسیلے سے دی جاتی ہے"۔ ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا "اگر بوڑھے اور بچے نہ ہوتے تو تمہیں شدت سے عذاب ہوتا"۔ (او کمال قال)۔

(9)ماؤں سے بچے جدا رکھے جائیں۔

(10)جانور بھی ساتھ لئے جائیں۔

(11) تین دن متواتر جنگل میں جا کر دعا کریں۔

الغرض یہ کہ توجہ رحمت کے تمام اسباب کے ہمراہ نماز استسقاء کے لئیے جایا جائے۔

طریقہ کار: بہر حال امام دو رکعت نماز جہری پڑھے، پہلی رکعت میں (سورۃ اعلیٰ) اور دوسری میں (سورۃ غاشیہ) کی قرائت کرے پھر زمین پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے جس میں دعا، تسبیح واستغفار کو شامل کرے۔ دو خطبوں کے درمیان جلسہ بھی کرے اور بعد از خطبہ قبلہ رو ہو کر دعا کرے اور ہاتھوں کو خوب بلند کرے اور ہتھیلیوں کی پشت آسمان کی طرف کرے۔(یہ طریقہ مستحب ہے)۔

کتاب القبلہ

Short Questions & Answers

1۔ قبلہ کی طرف منہ کرنا کب ممنوع ہے؟

ج۔ جب انسان قضائے حاجت (بول وبراز) کا ارادہ کرے تو اس وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا ممنوع ہے۔

2۔ کعبۃ اللہ قبلہ کب بنا؟

ج۔ حضور ﷺ نے مدینہ آنے کے بعد 16 یا 17 ماہ بیت المقدس کی طرف رک کر کے نماز پڑھائی اور پھر 2ھ میں کعبۃ اللہ قبلہ بنا۔

3۔ ریاض الجنۃ کے بارے مین اقوال لکھیں۔

ج۔ ریاض چمکتے، خوبصورت، تروتازہ باغ کو کہتے ہیں۔

(1) اکثر کے نزدیک ریاض الجنۃ جنت ہی کا ٹکڑا ہے جو زمین پر لایا گیا ہے۔

(2)ریاض الجنۃ قیامت کے دن جنت میں جائے گا۔

(3)ریاض الجنۃ جو شخص یہاں پہ آیا وہ جنت میں جنت میں جائے گا۔

4۔ عورت کا کہاں نماز پڑھنا افضل ہے؟

ج۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "عورت کا اپنے سونے کے کمرے میں نماز پڑھنا افضل ہے"۔(او کمال قال)۔

Long Questions & Answers

1۔ قبلہ رخ منہ کرنا دراں حال یہ کہ انسان قضائے حاجت کا ارادہ کرتا ہو تو یہ ممنوع ہے اس بارے میں ائمہ کا اختلاف ذکر کریں۔

ج۔ اس میں کل 8 اقوال ہین اور مشہور 3 ہیں۔

1۔ بول وبراز کے لئے قبلہ رخ ہو کر بیٹھنا مطلقا "مکروہ تحریمی" ہے۔ عبد اللہ بن مسعود، ابو ایوب انساری، ابو ھریرہ، امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین اور مشہور کے قول کے مطابق امام اعظم علیہ الرحمہ کا بھی یہی مؤقف ہے، نیز اسے ہی ترجیح حاصل ہے۔

2۔ بول و براز کے لئے قبلہ رخ ہو کر بیٹھنا "جائز" ہے۔ عروہ بن جبیر و ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ایک قول کے مطابق امام مالک علیہ الرحمہ کا بھی یہی مؤقف ہے۔

3۔ بعض حضرات حالت کے اعتبار سے فرق کرتے ہیں۔یعنی صحراء میں بول و براز کے لیئے قبلہ رخ ہو کر بیٹھنا ناجائز ہے اور عمارتوں میں بول و براز کے لئے قبلہ رخ ہو کر بیٹھنا جائز ہے نیز مشہور قول کے مطابق یہ ائمہ ثلاثہ (امام شافعی، مالک واحمد رحمہم اللہ) کا مؤقف ہے۔

سبب اختلاف:

سبب اختلاف دو متعارض حدیثیں ہیں۔ایک میں مطلقا ممانعت ہے اور ایک میں غیر ممانعت ہے۔

پہلے مذہب کی دلیل: ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب تم میں سے کوئی بول و براز کے لئے جائے تو وہ نہ قبلہ کی طرف رخ کرے اور نہ قبلہ کی طرف اپنی دبر کرے"۔(او کما قال)۔

دوسرے مذہب کی دلیل: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو قبلہ رخ دو کچی اینٹوں پر بیٹھے قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا۔(او کما قال)۔

تیسرے مذہب کی دلیل: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت شدہ حدیث کی وجہ سے عمارتوں، گھروں میں قضائے حاجت کے وقت قبلہ رک ہو سکتے ہین تاہم یہ یہ رخصت صحراء کے لئے نہین لہذا صحراء میں بول و براز کے لئے قبلہ رخ ہونا ممنوع ہو گا۔

ترجیح: پہلے مذہب کو ترجیح حاصل ہو گی کیوں کہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث، حدیث قولی ہے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حدیث، حدیث فعلی ہے۔لہذا حدیث قولی کو ترجیح حاصل ہو گی۔

2۔ کیا عورتیں نماز کے لئے مسجد جا سکتی ہیں؟

ج۔ عند ابی حنیفۃ: ھدایہ میں ہے کہ نوجوان عورتوں کا مسجد میں نماز کے لیئے حاضر ہونا مکروہ تحریمی ہے فتنے کی وجہ سے۔ہاں! بوڑھی عورتیں فجر، مغرب عشاء کی نماز کے لئے مسجد جا سکتی ہیں۔ ظہر اور عصر کی نماز کا استثناء اس لئے کیا کیوں کہ اس وقت میں فاسق اور فجار لوگ تجارت کے لیئے نکلتے ہیں۔

عند الشوافع: نماز کی جماعت سنت ہے اگرچہ عورتوں کے لئے ہو لیکن افضل یہ ہے مرد مسجد میں اور عورتیں گھر میں نماز ادا کریں۔

عند المالک: جس عورت میں مرد کے لیئے رغبت نہ ہو وہ مسجد میں آسکتی ہے۔البتی جوان عورتین بھی نماز کے لئے مسجد میں آسکتی ہیں مگر نہ خوشبو لگائیں نہ زینت اختیار کریں اور کپڑے کھردرے پہنیں اور راستہ بھی پر امن ہو۔

عند احمد: خوبصورت عورتیں مسجد میں نہ آئیں۔البتی بوڑھی عورتیں آئیں تو مباح ہے۔(یہی قول صاحبین کا بھی ہے)۔

نوٹ: متاخرین احناف کے نزدیک بوڑھی عورتوں کا بھی مسجد میں جانا منع ہے فتنے کی وجہ سے۔

كتاب القرآن

Short Questions & Answers

1۔ کیا قرآن مجید کو بے وضو چھونا جائز ہے؟

ج۔ داؤد ظاہری کے ولاوہ تمام ائمہ اربعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کو بے وضو نہیں چھو سکتے۔

2۔ کیا بے غسل قرآن پڑھنا جائز ہے؟

ج۔ بے غسل شخص قرآن نہیں پڑھ سکتا، البتہ بے وضو بغیر چھوئے قرآن پاک پڑھ سکتا ہے مگر بہتر ہے کہ وضو کر لیا جائے۔

3۔ قرآن مجید کو یاد کرنے کے متعلق حضور ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج۔ (i) قال ﷺ: حافظ قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کے مالک کی طرح ہے۔ اگر وہ ان کی نگرانی کرے تو وہ اسے روکے رکھے گا اور اگر اسے چھوڑ دے تو وہ تیزی سے بھاگ جائے گا۔

(ii) قرآن پاک کی تلاوت کرو اس کے حق کے ساتھ صبح و شام۔

4۔ قرآن پاک پڑھنے کے متعلق افعال بزرگان دین لکھیں۔

ج۔ **ابن قدامہ حنبلی:** ہر ہفتے میں ایک قرآن پڑھنا مستحب ہے۔

امام احمد کے والد: ہر ہفتے میں ایک قرآن مجید ختم فرماتے تھے۔

حضرت عثمان غنی: روزانہ ایک قرآن مجید پڑھتے تھے۔

5۔ قرآن مجید کا ورد مقرر کرنا کیسا؟ یا روزانہ کتنا قرآن مجید پڑھنا چاہئے؟

ج۔ **عند الجمہور** قرآن پاک پڑھنے کے معاملے میں کوئی حد بندی نہیں نہ کمی کی طرف اور نہ زیادتی کی طرف۔ ہاں! اتنا پڑھے کہ نگہبانی ہو سکے۔ **الحاصل:** قرآن پاک کو اس طرح پڑھا جائے کہ سمجھ سکے البتہ تین سے کم دن میں ختم نہ کرے روزانہ کچھ نہ کچھ تلاوت کی جائے۔

6۔ کل قرائتیں کتنی ہیں اور ان کا حکم کیا ہے؟

ج۔ کل ساتھ قرائتیں متواتر ہیں اور چودہ قرائتیں شاذ ہیں نیز سب سے مشہور "**ابو حفص**" کی قرائت ہے ان میں محض لفظوں کا اختلاف ہے، معنٰی ایک ہی ہوتا ہے اور تمام قرائتیں حق ہیں، جو امت کے لئے آسان ہو اسے پڑھیں نیز ان متواتر قرائتوں میں سے کسی ایک کا بھی منکر دائرہ اسلام سے خارج، کافر و مرتد ہے۔

7۔ سات قرائتیں کیسے ہوئیں؟

ج۔ قبیلہ قریش کے علاوہ دیگر قبائل حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں آتے اور عرض کرتے کہ یہ فلاں لفظ ہماری زبان میں اس اس طرح ہے تو حضور ﷺ فرماتے کہ جیسا کہ تمہارے ہاں رائج ہے ویسا ہی پڑھو، مگر بعد میں یہ اختلاف فتنے کا سبب بنا اور پھر عہد عثمانی میں جب تدوین قرآن ہوا تو قبیلہ قریش ہی کی لغت کو ملحوظ رکھا گیا۔

8۔ الہام کی تعریف کریں۔

ج۔ ہر وہ بات جس کو تو اپنے غیر کی طرف ڈالے۔

9۔ قرآن کا حلق سے نیچے نہ اترنا، اس کی وضاحت کریں۔

ج۔ (i) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی قرائت بلند نہیں ہو گی اور نہ اللہ ان کی قرائت کو قبول کرے گا۔

(ii) اللہ تعالیٰ ان کو ثواب نہ دے گا اور وہ نہ اس پر عمل کریں گے۔

(iii) ان کے دل قرآن پاک کو سمجھ نہ سکیں گے اور محض اپنی عقل کی بنیاد پر فیصلے کریں گے۔

10۔ حضرت عمر اور ان کے بیٹے رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کتنے عرصے میں سورۃ بقرۃ سیکھی؟

ج۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 12 سال میں سورۃ بقرۃ سیکھی اور جب ختم ہوا تو اونٹ ذبح کیا، نیز ان کے بیٹے نے 8 سال میں سورۃ بقرۃ سیکھی۔

11۔ حدیث پاک میں خارجیوں کے متعلق کیا تشبیہ بیان کی گئی ہے اور اس سے مراد کیا ہے؟

ج۔ حدیث پاک میں تشبیہ بیان کی گئی ہے کہ "**وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکلتا ہے**" یعنی جس طرح تیر شکار میں سے جب نکلتا ہے تو اس پر کوئی چربی، خون اور گوشت نہیں ہوتا اسی طرح یہ قرآن پڑھنے والے صاف صاف دین سے نکل جائیں گے۔

Long Questions & Answers

1۔ کیا قرآن پاک کوئی بے وضو شخص ڈوری یا غلاف سے اٹھا سکتا ہے؟

ج۔ **عند المالک والشوافع:**

قرآن پاک کو وہ بے وضو شخص ڈوری یا غلاف سے نہیں اٹھا سکتا لہذا جس طرح قرآن کی تعظیم ہے یوں ہی جس شئے پر قرآن پاک ہے اس کی بھی تعظیم ہے۔

عند ابی حنیفہ:

ہر وہ چیز جو قرآن سے الگ ہے مثلاً ڈوری یا غلاف یا تکیہ تو اس سے بے وضو شخص قرآن مجید کو اٹھا سکتا ہے البتہ جلد کے ذریعے نہیں اٹھا سکتا کیوں کہ وہ متصل ہے۔

امام مالک علیہ الرحمہ کا مؤقف احناف پر سوال:

اگر تکیے پر قرآن مجید رکھا ہوا ہو تو آپ کے نزدیک تکیہ کے ذریعے اٹھانا جائز ہے تو پھر تو جلد سے پکڑنا بھی جائز ہونا چاہئے کیوں کہ جلد سے جو اٹھاتا ہے وہ قرآن مجید کو تو نہیں چھوتا جس طرح تکیہ یا ڈوری سے چھونے میں قرآن کو چھونا نہیں پایا جاتا۔

جواب:

اصل علت چھونا ہے لہذا اگر تکیہ یا ڈوری کے ذریعے قرآن کو اٹھایا جائے تو یہ قرآن کو چھونا نہ ہو گا اور یہ جائز ہے۔ اور اس پر

ہماری دلیل یہ ہے کہ ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی لونڈی کو صحیفہ (قرآن) لینے بھیجتے رزین کے پاس دراں حال یہ ہے کہ وہ لونڈی حائضہ ہوتی اور وہ لونڈی ڈوری سے پکڑے ہوئے قرآن پاک لاتیں لہذا معلوم ہوا کہ ڈوری یا تکیہ سے بے وضو شخص یا حائضہ عورت قرآن مجید اٹھا سکتے ہیں۔

امام مالک علیہ الرحمہ کا استدلال:

(**لا یمسہ الا المطھرون**) سے مقصود وہی ہے جو سورۃ عبس کی آیات (**کلا نھا تذکرۃ ہ فن شاء ذکرہ ہ الخ**) سے ہے یعنی اصل میں (**لا یمسہ الا المطھرون**) سے مراد وہ فرشتے ہیں جو لوح محفوظ میں لکھتے ہیں تو اس سے مراد محض خبر دینا ہے کہ اسے نہیں چھوتے مگر پاکیزہ اور جب لوح محفوظ میں وہ قرآن ہے جو ہمارے سامنے ہے تو لہذا جو ہمارے سامنے ہے اسے بھی بغیر وضو نہین چھو سکتے۔

2۔ وحی کے نازل ہونے کی قسمیں اور صورتیں لکھیں۔

ج۔ وحی کے نازل ہونے کی 3 قسمیں ہیں:

(i) اللہ پاک بغیر کسی واسطے کے کلام فرمائے۔

(ii) اللہ پاک فرشتے کے واسطے سے کلام فرمائے۔

(iii) اللہ پاک وحی کو قلب اطہر صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارے۔

نزول وحی کی 7 صورتیں ہیں۔

(i) سوتے ہوئے وحی کا نازل ہونا۔
(ii) گھنٹی بجنا۔
(iii) اللہ تعالیٰ کا دل میں کوئی بات ڈالنا۔
(iv) کسی فرشتے کا مرد کی صورت میں آنا۔
(v) جبرئیل امین کا چھ سو (600) پروں کے ساتھ آنا۔
(vi) اللہ تعالیٰ کا کسی پردے کے پیچھے سے کلام فرمانا۔
(vii) وحی اسرافیل۔

ما جاء فی سجود القرآن

Short Questions & Answers

1۔ آیت سجدہ سننے سے کب سجدہ کرنا لازم ہو گا؟

ج۔ آیت سجدہ سننے یا پڑھنے سے لازم ہو جاتا ہے بشرطیکہ آواز پہنچ جائے، چاہے توجہ ہو یا نہ ہو۔

2۔ آیت سجدہ طوطے سے سنی یا آواز گونجتی ہوئی آئی تو کیا سجدہ تلاوت لازم ہو گا؟

ج۔ جی نہیں! آیت سجدہ طوطے سے سنی یا آواز گونجتی ہوئی آئی تو سجدہ تلاوت لازم نہیں ہو گا۔

3۔ اگر آیت سجدہ نماز میں پڑھی تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر آیت سجدہ نماز میں پڑھی تو فی الفور سجدہ کرنا لازم ہو گا تاخیر گناہ ہے۔ تاہم اگر بھول گیا اور سلام بھی پھیر لیا تو اب سجدہ تلاوت بھی

کرے اور سجدہ سہو بھی کرے۔ نیز جب سجدہ کرلے تو مستحب یہ ہے کہ کھڑا ہو کر چند آیات پڑھے اور پھر رکوع کرے، اگر ایسا نہ بھی کیا تو جائز ہے۔

4۔ اگر امام ممبر پر آیت سجدہ تلاوت کرے تو کیا حکم ہو گا؟

ج۔ **عندالمالکیہ:** اگر ممبر پر امام نے آیت سجدہ کی تلاوت کی تو لوگوں کا اس پر عمل ہے کہ وہ سجدہ نہیں کرتے۔

عندالاحناف: اگر ممبر پر امام نے آیت سجدہ کی تلاوت کی تو بہتر یہی ہے کہ اترے او سجدہ کرے اور لوگ بھی سجدہ کریں۔ البتہ نماز کی حالت کے علاوہ میں سجدہ تلاوت سنی یا پڑھی تو فی الفور سجدہ تلاوت لازم نہیں ہو گا۔

5۔ اگر کوئی دوران تلاوت آیت سجدہ چھوڑ دے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر کوئی دوران تلاوت آیت سجدہ چھوڑ دے تو یہ قرآن میں تحریف کرنا ہو گا لہذا یہ مکروہ ہے۔

6۔ اگر حائضہ یا بے وضو نے آیت سجدہ سنی تو کیا حکم ہو گا؟

ج۔ **عندالمالکیہ:** اگر عورت حائضہ ہے یا کوئی شخص بے وضو ہے تو انہوں نے آیت سجدہ سنی تو سجدہ لازم نہ ہو گا۔

عندالاحناف: سجدہ تلاوت ہر اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو وجوب نماز کا اہل ہو (چاہے ادا ہو یا قضاء کا اس پر حکم ہو)۔

7۔ نابالغ، کافر، مجنون، حائضہ نے آیت سجدہ پڑھی یا سنی تو کیا حکم ہو گا؟

ج۔ نابالغ، کافر، مجنون، حائضہ نے آیت سجدہ پڑھی یا سنی تو ان پر سجدہ لازم نہ ہو گا تاہم اگر ان میں سے کوئی اہل نماز (یعنی جس پر نماز لازم ہو چاہے ادا یا قضاء) نے سنی یا پڑھی تو اہل نماز کے لئے حکم یہ ہو گا کہ اس پر سجدہ تلاوت لازم ہے۔

8۔ بے وضو یا جنبی شخص نے آیت سجدہ پڑھی یا سنی تو کیا حکم ہو گا؟

ج۔ **عندالمالکیہ:** سجدہ تلاوت کے لازم ہونے کے لئے سامع اور مسموع کا باوضو ہونا ضروری ہے لہذا بے وضو یا جنبی شخص نے آیت سجدہ پڑھی یا سنی تو اس پر سجدہ تلاوت لازم نہیں ہو گا۔

عندالاحناف: بے وضو یا جنبی شخص نے آیت سجدہ پڑھی یا سنی تو سجدہ تلاوت لازم ہو گا کیوں کہ یہ اھل نماز میں سے ہیں۔

9۔ کیا مستمع پر سجدہ تلاوت سنت ہے یا واجب ہے؟

ج۔ امام مالک علیہ الرحمہ کے نزدیک سجدہ تلاوت سنت مؤکدہ ہے تین شرائط کے ساتھ۔

1۔ سننے والا قاری سے سننے کا ارادہ بھی کرے۔

2۔ قاری اور مستمع شرائط نماز کے جامع ہوں یعنی طہارت، ستر عورت وغیرہ۔ تاہم اگر قاری اکیلا شرائط کا جامع ہو تو اکیلا سجدہ کرے گا اور اگر سامع اکیلا شرائط کا جامع ہو تو کسی پر سجدہ لازم نہ ہو گا۔

3۔ اگر قاری حسن قرائت کی غرض سے بیٹھا ہو تو مستمع پر سجدہ ضروری نہیں۔

الحاصل: قاری پر ہر ہر صورت میں سجدہ لازم ہے نیز قاری کا مرد اور مکلف ہونا ضروری ہے۔

10۔ احناف کے نزدیک سجدہ تلاوت کا کیا حکم ہے؟

ج۔ عند الاحناف قاری و مستمع دونوں پر سجدہ تلاوت لازم ہو گا نیز قاری کا مرد اور مکلف ہونا ضروری نہیں یعنی اگر عورت یا بچے یا مجنون سے آیت سجدہ سنی تو سجدہ تلاوت مستمع پر لازم ہو گا۔[**وهو قول الشافعی** رحمہ اللہ]

11۔ اگر امام یا مقتدی نے دوران نماز آیت سجدہ پڑھی تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر امام نے آیت سجدہ پڑھی تو امام اور مقتدی دونوں پر سجدہ لازم ہو گا تاہم اگر مقتدی نے سجدہ تلاوت پڑھی تو نہ مقتدی پر سجدہ ہو گا اور نہ ہی امام پر۔ البتہ اس مقتدی کی آواز کسی غیر نے سن لی جو نماز میں نہ تھا اس پر سجدہ تلاوت لازم ہو گا۔

Long Questions & Answers

1۔ سجدہ تلاوت سنت ہے یا واجب؟ مع اختلاف ائمہ قلمبند کریں۔

ج۔ **عند الاحناف:** قرآن مجید میں کل چودہ (14) آیات سجدہ ہیں اور ہر ہر آیت سجدہ کی تلاوت کرنے پر ایک ایک سجدہ تلاوت کرنا لازم ہوتا ہے۔

عند الشوافع والمالکیہ: قرآن پاک کی ہر آیت سجدہ کی تلاوت پر سجدہ کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

دلیلنا:

- ابو سلمۃ بن عبد الرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "**إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ**" کی تلاوت فرمائی پھر اس میں سجدہ کیا، پھر جب سجدے سے پھرے تو انہوں نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس میں سجدہ کیا لہذا سجدہ تلاوت لازم ہو گا۔(**او کما قال** ﷺ)۔
- سجدہ تلاوت واجب ہے۔"**وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ**" اس میں فعل امر ہے جو وجوب پر دلالت کرتا ہے نیز قرآن پاک میں جہاں سجدہ تلاوت والی آیات ہیں ان میں امر کا صیغہ ہے اور امر وجوب کا مقتضی ہوتا ہے لہذا سجدہ تلاوت واجب ہو گا۔
- سورہ انشقاق میں بھی یہی مفہوم ہے کہ "**جب ان پر قرآن اتارا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے**"۔ لہذا اتنی بڑی وعید کہ کافر سجدہ نہیں کرتے سنت کے ترک پر نہیں بلکہ واجب کے ترک پر ہوتی ہے لہذا سجدہ تلاوت واجب ہو گا۔
- **حدیث:** "جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھتا ہے اور پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہے اور کہتا ہے کہ ابن آدم کو سجدے کا حکم ہوا اس نے سجدہ کیا تو اس کے لئے جنت ہے اور مجھے سجدے کا حکم ہوا میں نے نہ کیا میرے لئے جہنم ہے"(**او کما قال** ﷺ)لہذا سجدہ تلاوت لازم ہو گا۔

2۔ قرآن پاک میں کل کتنے سجدے ہیں؟ اختلاف ائمہ بالتفصیل تحریر کریں۔

ج۔ **عند ابی حنیفۃ:** قرآن پاک میں کل چودہ (14) سجدے واجب ہیں اس طرح کہ (سورۃ ص) کا سجدہ اور (سورۃ حج) کا پہلا سجدہ لازم

ہے البتہ (سورۃ حج) کا دوسرا سجدہ اس لئے لازم نہیں کہ وہاں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا "**وَارْكَعُوا وَاسْجُدُوا**" تو یہ سجدہ نماز والا سجدہ ہے لہذا یہاں مراد نماز ہے۔

عندالشوافع: قرآن پاک میں کل چودہ (14) سجدے واجب ہیں اس طرح کہ (سورۃ ص) کا سجدہ لازم نہیں اور (سورۃ حج) کے دونوں سجدے لازم ہیں۔

عندالمالکیہ: دوسرے قول کے مطابق ان کے نزدیک قرآن پاک میں کل پندرہ (15) سجدے ہیں اس طرح کہ (سورۃ ص) کا سجدہ اور (سورۃ حج) کے دونوں سجدے لازم ہیں۔

دلیلنا: نبی کریم ﷺ نے (سورۃ ص) میں سجدہ کیا جیسے داؤد علیہ السلام نے بطور توبہ کے کیا تھا جو ہم بھی کرتے ہیں لہذا اس طرح کل چودہ (14) سجدے ہوں گے۔

3۔ کیا مکروہ وقت میں سجدہ تلاوت کر سکتے ہیں؟ مع اختلاف تحریر کریں۔

ج۔ **عندالمالک:** بعد فجر سے طلوع شمس تک اور بعد عصر سے غروب شمس تک مکروہ اوقات ہیں اس میں کوئی نماز نہیں پڑھ سکتا لہذا سجہد تلاوت والی آیت پڑھنا جائز نہیں کیوں کہ سجدہ تلاوت نماز کی طرح ہوتا ہے لہذا اس کے لئے بھی واجب ہے کہ اس کے ساتھ بھی ویسا ہی حال ہو جیسا دوسری نمازوں میں ہوتا ہے لہذا مکروہ وقت میں سجدہ تلاوت جائز نہیں۔

عندالاحناف: اوقات مکروہ میں آیت سجدہ پڑھنا منع نہیں محض خلاف اولیٰ ہے۔ ہاں! اگر پڑھ لی تو بہتر یہ ہے کہ اس وقت سجدہ نہ کرے کچھ تاخیر کرے حتی کہ مکروہ وقت ختم ہو جائے تو پھر سجدہ کرے البتہ اگر مکروہ وقت میں ہی سجدہ کر لیا تو کوئی حرج نہیں۔ ہاں اگر مکروہ وقت کے علاوہ وقت میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ تلاوت مکروہ وقت میں ادا کیا تو یہ مکروہ تحریمی ہو گا۔

ما جاء فی قراءۃ (اخلاص) و (الملک)

Short Questions & Answers

1۔ کیا مکمل قرآن پڑھنا اور تین بار سورۃ الاخلاص پڑھنا دونوں برابر ہیں؟ توجیہ و حکم قلمبند کریں۔

ج۔ ج سنے تین بار سورۃ اخلاص پڑھی تو محض اسے ختم قرآن کا ثواب ملے گا یعنی ختم قرآن نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کسی نے سورۃ یٰس یا تین سورۃ اخلاص پڑھی اور کہا کہ میری طرف سے دس قرآن پاک ایصال ثواب یا ایک قرآن ایصال ثواب تو یہ جائز نہیں۔ ہاں! یوں کہا کہ اتنا قرآن کا ثواب ایصال ثواب دیتا ہوں پھر درست ہے۔

2۔ فضائل سورۃ اخلاص لکھیں۔

ج۔ (1) جب کوئی شخص سوئے تو سیدھا ہاتھ گال کے نیچے رکھے اور سو (100) مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے تو اسے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ اپنی سیدھی جانب سے داخل جنت ہو جا۔

(2)جو تین بار سورۃ اخلاص پڑھے اسے ایک قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

(3)سورۃ اخلاص پڑھنے والے کا اجر اور تہائی قرآن پڑھنے والے کا اجر برابر ہے۔

(4)ایک شخص (حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں سورۃ اخلاص پڑھی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس پر جنت واجب ہو گئی۔

3۔ سورۃ ملک کی فضیلت بیان کریں۔

ج۔ سورۃ ملک کی کثرت سے تلاوت کرنے والا غضب الٰہی اور عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔(یہ فضیلت صرف قاری کے ساتھ خاص ہے مستمع فقط ثواب کا مستحق ہو گا)۔

4۔ ذکر اللہ کے متعلق حدیث پاک میں کیا فضائل بیان ہوئے ہیں؟

ج۔ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"کہ جس نے کہا(**لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد، وھو علی کل شئی قدیر**)ایک دن میں سو(100)مرتبہ تو اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور اس کے لئے سو(100)نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو(100)برائیاں مٹا دی جائیں گی اور سارا دن اس شخص کی شیطان سے حفاظت کی جائے گی یہان تک وہ شخص شام میں داخل ہو جائے اور کوئی شخص اس کو پڑھنے سے افضل نہیں ہو گا سوائے اس شخص کے کہ جو اس عمل پر زیادتی کرے۔(**او کما قال ﷺ**)

5۔ مذکورہ حدیث میں دن کی قید لگانے میں کیا حکمت ہے؟

ج۔ مذکورہ حدیث میں دن کی قید اس لئے لگائی کیوں کہ رات کو سوتے ہوئے شیطان گناہ نہیں کروا سکتا بمقابلہ دن کے، کہ اس میں شیطان گناہوں کی طرف مائل کرتا ہے۔

6۔ حدیث پاک میں جو بیان ہوا کہ "جس نے دن میں سو(100)بار سبحان اللہ وبحمدہ پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی خطائیں معاف فرما دے گا اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں" اس سے کیا مراد ہے؟

ج۔ اس سے مراد حقوق اللہ ہیں اور گناہ صغیرہ مراد ہیں۔لہذا حقوق العباد وغیرہ معاف کروانے ہوں گے اور فوت شدہ نمازیں وغیرہ سب ادا کرنا ہوں گیں۔او سمندرہ کی جھاگ سے کنایہ لیا گیا ہے کثرت سے یعنی جتنی بھی خطائیں ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمت سے معاف فرمائے گا۔

7۔ ذکر اللہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کرنا چاہئے یا فرض رکعات پڑھنے کے بعد؟

ج۔ قلیل ذکر فرض نماز کے بعد پڑھ سکتے ہیں اور لمبے اوراد مکمل نماز ادا کرنے کے بعد پڑھے جائیں تاکہ سنت پڑھنے میں تاخیر نہ ہو کیوں کہ یہ تاخیر مکروہ ہے۔

8۔ "**باقیات صالحات**" میں کون کون سے اعمال شامل ہیں؟

ج۔ "**باقیات صالحات**" میں تمام وہ نیک اعمال جو مرنے کے بعد فائدہ دیں گے اور باقی رہیں گے مثلاً صدقہ جاریہ، نیک اولاد، نمازیں وغیرہ۔

"**باقیات صالحات**" یہ کوئی خاص عمل نہیں بلکہ تمام وہ نیک اعمال ہیں جو مرنے کے بعد باقی ہوں خواہ اچھے ہوں یا جس کی بیٹیاں پیدا ہوتی ہیں وہ ان کی اچھی پرورش کرے تو یہ تمام بھی "**باقیات صالحات**" میں داخل ہیں۔

9۔ کس جہاد سے ذکر اللہ افضل ہے؟

ج۔ جہاد سے مراد وہ جہاد کے جس میں ذکر اللہ نہ ہو ایسے جہاد سے ذکر اللہ افضل ہے۔

10۔ افضل ذکر کون سا ہے؟

ج۔ سب سے بہتر ذکر وہ ہے کہ جس میں غور و تدبر بھی ہو اور ایسے ذکر کو سونا، چاندی خیرات کرنے سے بہتر بتایا گیا ہے۔

11۔ زبانی ذکر افضل ہے یا قلبی ذکر افضل ہے؟

ج۔ زبانی ذکر قلبی ذکر دونوں افضل ہیں، زبانی ذکر اس لئے کہ یہ بلاواسطہ پہنچتا ہے او قلبی ذکر اس لئے کہ قلب بادشاہ کی مانند ہے اور بادشاہ سب سے اعلیٰ ہوتا ہے لہذا اس سے ذکر بھی سب سے اعلیٰ ہے۔(اس میں یہ بات خاص طور پر ملحوظ رہے کہ ذکر باللسان اور ذکر بالقلب میں ذاکر کی نیت کا بہت عمل دخل ہے وہ یہ دیکھے کہ اگر زبان سے ذکر کر رہا ہے تو آیا دکھلاوا تو نہیں اگر ایسا ہے تو ایسے ذاکر کے لئے زبان کی بجائے ذکر بالقلب افضل ہے اور اگر اس طرح کی نیت نہیں فقط ذکر الٰہی مقصود ہے تو پھر ذکر باللسان افضل ہے تا کہ قریب کے در و دیوار اس کے اس ذکر پر گواہ ہوں اور بروز قیامت گواہی دیں)۔

12۔ ذکر اللہ کیسا ہونا چاہئے اس کے متعلق حدیث رسول ﷺ کو زینت قرطاس کریں۔

ج۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا" تم اللہ کا ذکر اس طرح کرو کہ لوگ تمہیں مجنوں کہنے لگیں"(**او کما قال** ﷺ)۔

13۔ قومہ میں "**ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ**" کہنے والے کون تھے؟ یہ نماز کون سی تھی؟ اور آقا کریم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج۔ قومہ میں "**ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ**" کہنے والے بالتحقیق حضرت رفاعہ بن رافع تھے اور یہ نماز مغرب تھی اور آقا کریم ﷺ نے فرمایا" میں تین (30) سے چند زائد فرشتوں کو دیکھا جو سبقت حاصل کرنا چاہ رہے تھے / لپک رہے تھے کہ کون سب سے پہلے ان کلمات کو لکھتا ہے"(**او کما قال** ﷺ)۔

ما جاء فی الدعاء

Short Questions & Answers

1۔ "**ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ**" کے بارے میں اختلاف سپرد قلم کریں۔

ج۔ **عند الاحناف:** نماز میں یہ تسبیح حمد جائز ہے اور افضل تسبیح ہے۔

عند المالکیہ: یہ تسبیح حمد نماز میں پڑھنا مکروہ ہے۔

2۔ دعا کا معنیٰ تحریر کریں۔

ج۔ ادنیٰ کا اپنی گفتگو کے ذریعے اعلیٰ اسے کوئی چیز مانگنا اپنے آپ کو کم تر سمجھتے ہوئے دعا کہلاتا ہے۔

3۔ کیا انبیاء کرام علیھم السلام کی ہر دعا قبول ہوتی ہے؟

ج۔ انبیاء کرام علیھم السلام کی ہر دعا قبول ہوتی ہے تعجیل و تاخیر کے ساتھ مگر ایک دعا ایسی ہوتی ہے جس میں قطعیت کا وعدہ ہوتا ہے اس دعا کے ذریعے اگر کوئی نبی چاہے تو اپنی امت کو ہلاک کر دے اور اگر چاہے تو اسے باقی رکھے جس طرح حضور ﷺ نے اپنی دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لئے صبح قیامت تک مؤخر کر دیا۔

4۔ نبی کریم ﷺ کا فقر سے بچنے کے لئے دعا کرنا کس غرض کے لئے تھا؟

ج۔ یہ فقر سے بچنے کی دعا اس لئے تھی کہ ایسے فقر سے پناہ دے کہ جس میں کچھ بھی پاس موجود نہ ہو یا اس سے مراد ایسے مال سے پناہ ہے جو دنیا کی محبت میں ڈالنے کا باعث ہو۔

5۔ حضور ﷺ نے کس دعا سے منع فرمایا؟

ج۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "تم میں سے کوئی ایک اس طرح دعا نہ مانگے کہ اے اللہ! مجھے بخش دے اگر تو چاہے، اے اللہ! مجھ پر رحم فرما اگر تو چاہے"۔

6۔ دعا کس طرح مانگنی چاہئے؟

ج۔ دعا ہمیشہ یقین کے ساتھ مانگی چاہئے کیوں کہ غافل دل کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

7۔ قبولیت دعا کی شرائط لکھیں۔

ج۔ قبولیت دعا کی چار شرائط ہیں۔

(1) گناہ کی دعا نہ مانگے۔

(2) قطع رحمی کی دعا نہ مانگے۔

(3) دعا میں جلدی نہ مچائے۔

(4) قبولیت دعا میں دیر ہو جائے تو دل تنگ نہ ہو۔

8۔ کس دن کی دعا کو افضل دعا قرار دیا گیا ہے؟

ج۔ ایک وہ دعا جو حاجی میدان عرفات میں کرتا ہے (9 ذی الحج)۔ اور یہ دعا حاجی کے خاص نہیں مطلقا یوم عرفہ کی دعا افضل ہے کیوں کہ اس دن دعا کا ثواب بہت زیادہ ہے۔

9۔ ذکر اللہ میں افضل ذکر کون سا ہے؟

ج۔ ذکروں میں سب سے بہتر ذکر جسے تمام انبیاء علیھم السلام بھی پڑھا کرتے تھے "**لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ**" (چہارم کلمہ) ہے۔

10۔ دعا کے متعلق ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما کی روایت کردہ حدیث قلمبند کریں۔

ج۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ انہیں یہ دعا اس طرح سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن کریم سے سورۃ کو سکھایا کرتے تھے: "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب جہنم سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے"۔

11۔ مذکورہ حدیث میں دی گئی تشبیہ "رسول اللہ ﷺ انہیں یہ دعا اس طرح سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن کریم سے سورۃ کو سکھایا کرتے تھے" کی وضاحت کریں۔

ج۔ یہ تشبیہ "رسول اللہ ﷺ انہیں یہ دعا اس طرح سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن کریم سے سورۃ کو سکھایا کرتے تھے" اس لئے دی گئی کہ جس طرح قرآن پاک میں ترتیب و حروف کا خیال رکھا جاتا ہے اسی طرح حضور ﷺ یہ دعا سکھایا کرتے تھے اور کمی بیشی میں بھی نگرانی فرماتے تھے کہ کوئی کمی بیشی نہ ہو۔

12۔ مسیح تو عیسیٰ علیہ السلام کو کہا جاتا ہے لیکن مذکورہ حدیث پاک میں مسیح دجال کو کیوں کہا گیا؟

ج۔ مسیح کا ایک معنیٰ "مٹا ہوا" بھی ہے اور دجال چونکہ ایک آنکھ والا ہو گا اس کی دوسری آنکھ ممسوح ہو گی اس لئے اسے مسیح کہہ دیا گیا اور مسیح کا ایک دوسرا معنیٰ "بہت سیاحت کرنے والا" بھی ہے چونکہ دجال ساری دنیا کی سیر بہت جلد کرے گا اس لئے بھی اسے مسیح دجال کہا گیا۔ اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح کہنے کی وجہ یہ ہے کہ مسیح کا ایک معنیٰ ہے "برکت ہاتھ والا" چونکہ عیسیٰ علیہ السلام کوڑھ والوں، برص والوں کو اپنا مبارک ہاتھ پھیرتے تو انہیں شفاء مل جاتی تھی اس لئے انہیں مسیح عیسیٰ کہا گیا۔

Long Questions & Answers

1۔ دعا مانگنے کی شرعی حیثیت بیان کریں۔

ج۔ اس بات پر اجماع ہے کہ دعا مانگنا مستحب عمل ہے البتہ زاہدین (تارک الدنیا) کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ دعا ترک کرنی چاہئے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا چاہئے۔

- فقہائے کرام کا قول ہے کہ مطلقاً دعا مستحب ہے جب کہ کوئی ممانعت شرعی نہ ہو۔
- عمومی حالات میں دعا مانگنا بہتر ہے کیوں کہ اس میں عاجزی زیادہ ہے مگر امتحان کے وقت دعا نہ مانگے بلکہ راضی بالرضا رہے مثلاً (امام حسین اور ابراھیم علیہ السلام کا واقعہ)
- دعا کو ترک کرنا متکبرین کا طریقہ ہے نیز دعا عبادت کا مغز ہے۔
- بہتر یہ ہے کہ زبان سے دعا مانگی جائے اور دل میں اللہ تعالیٰ سے راضی ہو تو یہ سب روایات کو شامل ہے۔

2۔ اگر دعا قبول نہ ہو تو کیا کرنا چاہیئے ؟

ج۔ اگر قبولیت دعا میں دیر ہو جائے تو دل تنگ نہ ہو اور نہ مایوس ہو۔ دیکھو ذرا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کو جو انہوں نے فرعون کے ہلاک کئے جانے کے لئے فرمائی تھی کہ "**یا اللہ فرعون کو ہلاک فرما**" تو وہ چالیس سال بعد قبول ہوئی۔

- اسی طرح یعقوب علیہ السلام کی دعا جو انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے مل جانے کے لئے کی تو وہ چالیس یا اسی سال کے بعد قبول ہوئی لیکن آپ علیہ السلام مایوس نہ ہوئے۔
- بسا اوقات دعا قبول نہیں ہوتی لیکن اس کے بدلے میں کوئی آفت و بلا ٹل جاتی ہے۔ اس لئے مایوس نہ ہوا جائے بلکہ اس حکیم و مدبر کی طرف رجوع مزید کیا جائے کہ میرے رب نے میرے حق میں جو مفید تھا وہی کیا۔
- بسا اوقات دعا قبول تو ہو جاتی ہے لیکن اس بندے کے حق میں وہ دعا مفید نہیں ہوتی اس لئے اسے نہیں ملتا بلکہ اس کے درجات بلند ہو جاتے ہیں۔
- بسا اوقات اللہ تعالیٰ بندے کی دعا اس لئے قبول نہیں فرماتا کہ اسے بندے کا بار بار مانگنا پسند ہوتا ہے۔ لہذا ہر معاملے میں اپنے رب کی طرف رجوع کیا جائے اور اس کے مانگا جائے اور بار بار مانگا جائے۔

3۔ حضور ﷺ نے رات کے تہائی حصہ میں دعا کرنے والے کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

ج۔ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تبارک و تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف ہر رات کے تہائی حصہ میں ایک فرشتہ بھیجتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس دعا کو قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اس کے مغفرت کر دوں"۔

لفظ **ینزل** پر اختلاف:

- اگر اسے "**یُنْزِل**" از باب افعال پڑھا جائے تو معنیٰ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اس صورت میں کوئی اعتراض بھی وارد نہ ہو گا۔
- مشہور یہی ہے کہ اسے "**یَنْزِل**" اس باب ضرب یضرب پڑھا جائے تو معنیٰ ہو گا کہ اللہ اترتا ہے اور اسی پر علماء کا اختلاف ہے۔ علماء کرام کی ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ متشابہ ہے لہذا اسے اللہ ہی کے سپرد کیا جائے گا۔ نیز امام بیہقی نے ائمہ اربعہ سے بھی یہی نقل کیا ہے کیوں کہ تاویل واجب نہیں ہوتی بلکہ تفویض (اللہ کی طرف پھیرنا) بہتر ہوتا ہے۔
- دوسری جماعت علماء نے کہا کہ تاویل کی جائے گی تا کہ لوگ گمراہ ہونے سے بچ سکیں لہذا فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ "اللہ کا حکم فرشتہ لے کر اترتا ہے"۔
- نیز مذکورہ حدیث پاک رات کے تہائی حصہ کو خاص کیا گیا کیوں کہ یہ وقت سکون کا وقت ہوتا ہے لوگ اس وقت عموماً غافل ہوتے ہیں اور جب بندہ اس وقت میں اٹھ کر دعا کرے تو اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت متوجہ ہوتی ہے نیز یہ برکتیں ندائیں طلوع فجر تک رہتی ہیں۔

4۔ جامع دعائے استغفار کس دعا کو کہا گیا ہے؟

ج۔ جب حضور ﷺ رات کی نماز (نماز تہجد) کے لئے کھڑے ہوتے تو فرماتے "اے اللہ! تیرے لئے حمد ہے تو زمین و آسمان کا نور ہے، اور تیرے لئیے حمد ہے تو زمین و آسمان کو قائم کرنے والا ہے اور تیرے لئے حمد ہے تو زمین و آسمان اور جو ان میں ہے تمام کا رب ہے تو حق ہے تیرا قول حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، اور قیامت حق ہے، اور میں تجھ پر اسلام لایا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا"۔

5۔ مذکورہ حدیث کی وضاحت کریں۔

ج۔ مذکورہ دعا حضور ﷺ یا تو نماز تہجد میں کیا کرتے تھے یا نماز تہجد سے پہلے کیا کرتے تھے یا وضو اور مسواک کے بعد کیا کرتے تھے یا جب نیند سے بیدار ہوتے اس وقت پڑھا کرتے تھے۔

- نور السمٰوٰت سے مراد: اللہ تعالٰی کا ہر عیب سے مبرا ہونا ہے۔
- قیّوم سے مراد: جن و انس اور فرشتوں وغیرہ کو قائم رکھنے والا ہے۔
- انت الحق سے مراد: اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ زندہ ہونا ہے۔
- قولک الحق سے مراد: وہ حق جو باطل کے مقابلے میں ہوتا ہے۔
- لقاءک حق سے مراد: دیدار الٰہی حق ہے۔
- الجنۃ حق والنار حق سے مراد: جنت و دوزخ سچ ہیں، حقیقت ہیں، موجود فی نفس الامر ہیں وہمی شئیں نہیں ہیں۔
- گناہوں سے باز آجانا "توبہ" اور غفلت سے باز آجانا "انابت" ہے۔ (پہلا توکل شریعت والوں کا اور دوسرا توکل طریقت والوں کا ہے)۔

العمل فی الدعاء

Short Questions & Answers

1۔ کیا کافروں کی دعا قبول ہوتی ہے؟

ج۔ کافروں کی دعا حالت اضطراری قبول ہوتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی توبہ توحید کی طرف ہوتی ہے لہذا اس کی برکت سے دعا قبول ہوتی ہے۔ قرآن پاک میں جو کافروں کی دعا کو ضائع کہا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کفار جہنم میں ہوں گے اور نکالے جانے کی دعا کریں گے تو وہ دعا ضائع ہو گی۔ دعا تو ابلیس شیطان کی بھی قبول ہوئی کہ اسے صبح قیامت تک مہلت ملی۔

Long Questions & Answers

2۔ طریقہ دعا تحریر کریں۔

ج۔ (1) دونوں ہاتھوں کو پھیلایا جائے۔

(2) ایک انگلی سے اشارہ کرنے کے ساتھ دعا مانگی جائے۔

دلیل الاول: سھل فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو صرف ایک بار ہاتھ پھیلا کر دعا کرتے ہوئے دیکھا اور اکثر حضور ﷺ کا ندھوں کے برابر ہاتھ اٹھائے دعا کرتے ہوئے دیکھا۔ **(او کما قال)**

دلیل الثانی: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو انگلیوں سے دعا فرمارہے تھے اور سرکار ﷺ نے دیکھ کر فرمایا کہ دو انگلیوں سے دعا مانگو۔

- بعض لوگوں نے کہا کہ ایک انگلی اٹھانے والی حدیث مبارکہ کو نماز کے تشہد پر محمول کریں گے۔ بعض نے کہا کہ ایک انگلی اٹھانے والی حدیث کو دعا ہی پر محمول کریں گے اور یہی بات اصح ہے کیوں کہ حالت نماز میں حضور ﷺ کلام کیسے فرماسکتے ہیں۔
- نعمت کے حصول کے لئے دعا ہو تو ہتھیلی آسمان کی جانب رکھیں اور بلا ٹالنے کی دعا ہو تو ہتھیلیوں کی پشت اوپر ہو۔

قال محمد :

دعا چار قسموں کی ہے:

(1) کسی شئ کے حصول کی دعا۔ اس میں ہتھیلیاں آسمان کی جانب بلند کرے۔

(2) کسی شئ سے بچنے کی دعا۔ اس میں ہتھیلیاں الٹی کی جائیں گی۔

(3) گڑ گڑانے کی دعا۔ اس میں انگوٹھے اور بڑی انگلی کا حلقہ ہو اور شہادت کی انگلی اٹھی ہو۔

(4) ایسی دعا جو دل سے ہو، بغیر زبان سے ادا کئے۔ اس میں ہاتھ نہیں اٹھیں گے۔

النھی عن الصلوٰہ بعد الصبح والعصر

Long Questions & Answers

1۔ اوقات مکروہہ بیان کریں، نیز قرن الشیطن کی وضاحت کریں۔

ج۔ عند الاحناف والشوافع الحنابلہ جب سورج بلند ہو یعنی جب ایک نیزہ بلند ہو اس کا دورانیہ تقریبا بیس (20) منٹ ہے۔ اور غروب کا وقت یعنی جب سورج زرد ہو جائے اس کا دورانیہ بھی تقریبا بیس (20) منٹ ہے اور ضحویٰ کبریٰ کا وقت (نصف النھار) یعنی ختم سحری سے افطاری کے درمیان کا وقت۔ یہ تین اوقات مکروہہ ہیں۔

عند المالکیہ

"قرن الشیطان":

- امام جلال الدین نے شرح ترمذی میں فرمایا ہے کہ بعض حضرات نے کہا کہ یہ اپنے حقیقی معنیٰ پر ہے مقصد یہ ہے کہ سورج نکلنے کا وقت اور غروب کے وقت شیطان سورج کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے تاکہ بقیہ شیطانوں کو بتا سکت کہ دیکھو لوگ مجھے سجدہ کر رہے ہیں میرے محبین ہیں۔

- شیطان کے بڑے بڑے سینگھ ہوتے ہیں۔ بعض حضرات نے کہا کہ اس سے مجازی معنیٰ مراد ہے یعنی سینگ سے مراد بلندی اور شیطان کی سلطنت ہے اور اس کے مددگاروں کا گروہ ہے یعنی جب سورج طلوع و غروب ہوتا ہے تو اس کے سارے شیطان نکل آتے ہیں اور اس دوران وہ سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔
- علامہ دداوی فرماتے ہیں شیطن کے حقیقتاً سینگھ ہیں یہ بات ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا شیطن پیدا کیا ہو جس کے سینگھ ہوتے ہیں اور سورج اس کے سینگھ کے درمیان طلوع و غروب ہوتا ہے۔
- بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ ان اوقات میں عبادت سے منع اس لئے کیا گیا تاکہ ان کافوں سے تشبہ نہ ہو جو سورج کی پوجا کرتے ہیں۔
- بعض نے یہ بھی کہا کہ ان اوقات میں جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔

کتاب الاعتکاف

Short Questions & Answers

1۔ اعتکاف کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ تحریر کریں۔

ج۔ اعتکاف کا لغوی معنیٰ ہے "ٹھہرنا / دھرنا دینا"۔ اصطلاحی طور پر "مسجد میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے عبادت کی نیت سے ٹھہرنا اعتکاف کہلاتا ہے"۔

2۔ اعتکاف کی شرائط کتنی اور کون کون سی ہیں؟

ج۔ اعتکاف کی چار شرائط ہیں اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) مسلمان ہونا۔ (2) عاقل ہونا۔ (3) جنابت سے پاک ہونا۔ (4) عورت کا حیض و نفاس سے پاک ہونا۔

نوٹ: بالغ ہونا اعتکاف کے لئے شرط نہیں۔

3۔ نابالغ کب اعتکاف کر سکتا ہے؟

ج۔ اگر نابالغ بچہ جو عبادت کی تمیز رکھتا ہو بنیت اعتکاف مسجد میں ٹھہرے تو صحیح ہے۔

4۔ کیا اعتکاف کرنے کے آزاد ہونا یا جامع مسجد ہونا شرط ہے؟

ج۔ اعتکاف کرنے کے لئے آزاد ہونا شرط نہیں، غلام بھی اپنے آقا کی اجازت سے معتکف ہو سکتا ہے۔ اور جامع مسجد بھی شرط نہیں اور وہ مسجد کہ جس میں صرف جماعت ہوتی اس میں اعتکاف کر سکتا ہے۔ آسانی یہی ہے کہ ہر مسجد میں اعتکاف ہو سکتا ہے تاہم بہتر یہ ہے کہ ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جائے جہاں جمعہ ہوتا ہے یعنی جامع مسجد۔

5۔ کیا عورت کا مسجد میں اعتکاف کرنا درست ہے؟

ج۔ عورت کا مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ تحریمی ہے تاہم اگر عورت اعتکاف کرنا چاہے تو گھر ہی میں کرے گی اواس کے لئے مسجد بیت شرط

ہے یعنی ایسی جگہ کہاں سارا سال نماز پڑھی جائے اور اس جگہ کو بالخصوص پاک وصاف رکھا جائے نیز مرد کے لئیے بھی مستحب ہے کہ نوافل پڑھنے کے لئے گھر میں مسجد بیت بنائے۔

6۔ کیا معتکف مسجد سے باہر نکل سکتا ہے؟

ج۔ جو کام مسجد میں رہ کر کرنا ممکن ہے اس کے لئے معتکف باہر نہیں جا سکتا مثلاً پیشاب، پاخانہ، غسل جنابت، نماز جمعہ۔ البتہ اگر کوئی کھانا لا کر دینے والا نہین تو معتکف گھر جا کر کھا پی سکتا ہے۔

7۔ کیا معتکف کا اپنے بعض جزء کو مسجد سے نکالنا جائز ہے؟

ج۔ متعکف کا حالت اعتکاف میں اپنا بعض جزء مسجد سے باہر نکالنا جائز ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ مسجد میں ہوتے ہوئے اپنے سر مبارک کو مسجد سے باہر نکالتے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا بالوں میں کنگھی کیا کرتی تھیں۔(یاد رہے کہ حضور ﷺ کے حجرہ مبارکہ کا دروازہ مسجد کی طرف تھا)۔

8۔ کیا معتکف مریض کی عیادت یا نماز جنازہ کے لئے مسجد سے باہر نکل سکتا ہے؟

ج۔ معتکف کو اجازت نہیں کہ مریض کی عیادت یا نماز جنازہ کے لئے مسجد سے باہر نکلے اگر نکلا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا تاہم اگر باپ کا جنازہ پڑھنے گیا تو جائز ہے لہذا اعتکاف فاسد نہ ہو گا۔

9۔ کیا معتکف کا کسی کی بیمار پرسی کے لیے مسجد سے باہر نکلنا جائز ہے؟

ج۔ جی نہیں! معتکف بیمار پرسی کے لئے نہیں نکل سکتا لیکن اگر بول و براز کے لئیے نکلا تو راستے میں چلتے چلتے بیمار پرسی کرے تو جائز ہے تاہم اگر اتنی دیر رکا کہ ایک نماز کا وقت گزر گیا تو اب اعتکاف فاسد ہو گا اور اگر اس سے کم ٹھہرا تو مکروہ ہے۔

10۔ بیمار پرسی کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا عمل لکھیں۔

ج۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا بحالت اعتکاف عمل یہ تھا کہ آپ چلتی ہوئیں بیمار پرستی فرماتیں۔

11۔ کیا اعتکاف میں گناہ کرنے سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا یا نہیں؟

ج۔ اگر اعتکاف میں بیٹھ کر گناہ کرے یا فون پر باتیں کرتا ہے تو ثواب میں کمی ہو گی اور روحانیت بھی جاتی رہے گی۔

12۔ اگر اعتکاف کی منت مانی تو کیا اس میں رات شامل ہو گی؟

ج۔ اگر اعتکاف کی منت مانی تو اس میں رات شامل نہ ہو گی نیز اگر نیت میں رات بھی شامل تھی تو اعتکاف میں رات بھی شامل ہو گی اور اگر صرف دن کی نیت کی تو رات شامل نہ ہو گی۔

13۔ کیا معتکف دوران اعتکاف کاروباری باتیں کر سکتا ہے؟

ج۔ اگر معتکف دوران اعتکاف کاروباری باتیں کرے تو جائز ہے لیکن باتیں زیادہ لمبی نہ کرے بلکہ خفیف کرے اور وہ باتیں اسے عبادت سے پھیرنے والی نہ ہوں۔ اپنی یا اھل وعیال کی ضرورت کے لئے معتکف کا بیع وشراء کرنا جائز ہے مگر تجارت کے لئے کوئی چیز مسجد کے اندر نہ

لائے ہاں! تھوڑی سی چیز جو جگہ نہ گھیرتی ہو وہ لا سکتا ہے البتہ اگر محض مال کمانا مقصود ہو تو معتکف کو اجازت نہیں کہ وہ بحالت اعتکاف بیع و شراء کرے۔

14۔ کیا اعتکاف نذر مین کوئی شرط لگانا جائز ہے؟

ج۔ عند الاحناف اعتکاف نذر میں ایسی شرط لگانا جائز ہے جو اعتکاف سے مانع نہ ہو مثلاً مریض کی عیادت کی شرط لگا سکتا ہے لیکن گھر جا کر بیوی سے جماع کرنے کی یا روزہ نہ رکھنے کی شرط نہیں لگا سکتا۔

عند المالکیہ مطلقاً کسی اعتکاف میں کوئی شرط لگانا درست نہیں ہے۔

عند الحنابلہ اعتکاف نذر میں کوئی بھی شرط لگائی جا سکتی ہے۔

15۔ اعتکاف جوار کی تعریف لکھیں۔

ج۔ اھل مکہ کا یہ طریقہ تھا کہ صبح سارا دن مسجد میں رہتے اور رات کو گھر چلے جاتے یہ اعتکاف جوار کہلاتا ہے۔

16۔ قروی اور بدری کی تعریف بمع حکم لکھیں۔

ج۔ قروی وہ جو گاؤں میں رہتے ہیں اور بدری وہ جو خیموں میں رہتے ہیں۔

حکم: ان دونوں کا اعتکاف برابر ہے یعنی جو چیز کسی ایک پر مباح و حرام ہے وہ دوسرے پر بھی حرام و مباح ہے تاہم جمعہ کے لئے حکم الگ ہے۔

Long Questions & Answers

1۔ اگر اعتکاف غیر جامع مسجد میں کیا تو کیا جمعہ کے لئے نکل سکتا ہے؟ بمع اختلاف ائمہ کے تحریر کریں۔

ج۔ اعتکاف ہر مسجد میں جائز ہے اگرچہ اس میں جماعت بھی نہ ہوتی ہو تاہم نماز جمعہ کے لئے معتکف کا مسجد سے نکلنا اس میں ائمہ کا اختلاف ہے۔

عند الاحناف والحنابلہ: اگر معتکف نماز جمعہ کے لئے نکلا تو اعتکاف باطل نہ ہو گا۔

عند الشوافع: اگر معتکف نماز جمعہ کے لئے نکلا تو اعتکاف باطل ہو جائے گا۔

عند المالکیہ: مشہور قول کے مطابق اگر معتکف نماز جمعہ کے لئے نکال تو اعتکاف باطل ہو جائے گا۔

امام مالک مزید فرماتے ہیں کہ جس مسجد میں جمعہ نہیں ہوتا اس میں اعتکاف کرنا مکروہ ہے مزید "علامہ باجی" فرماتے ہیں کہ غیر جامع مسجد میں اعتکاف اس وقت مکروہ ہو گا جب دوران اعتکاف جمعہ کا دن آئے وگرنہ مکروہ نہیں ہو گا یا اس معتکف پر جمعہ لازم ہی نہ ہو تو اس صورت میں بھی غیر جامع مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ نہ ہو گا۔

عند الاحناف: جمعہ اگر قریب کی مسجد میں ہے تو آفتاب ڈھلنے کے بعد (ضحویٰ کبریٰ) جائے یعنی اتنی دیر پہلے جائے کہ سنت مؤکدہ پڑھ لے اور اگر مسجد دور ہے تو بھی جانے کی اجازت ہے اور اس بات کا خیال رکھے کہ اتنے وقت پر پہنچے کہ جس میں سنت مؤکدہ پڑھ لے اور فرض

جمعہ کی ادائیگی کے بعد سنتیں پڑھ کے فوراواپس آجائے۔

2۔ کیامسجد کی چھت پر اعتکاف کرنادرست ہے؟بمع اختلاف تحریر کریں۔

ج۔ **عند المالکیہ:** مسجد کی چھت مسجد نہیں ہوتی لہذاوہاں اعتکاف کرنادرست نہ ہوگا۔

عند الائمہ الثلاثہ: مسجد کی چھت مسجد ہی ہوتی ہے لہذاوہاں اعتکاف کرنادرست ہوگا۔

قول البعض: مسجد کی چھت پر اعتکاف ائمہ اربعہ کے نزدیک جائز ہے بشرطیہ ہے کہ چھت کاراستہ اندرہی سے ہواور اگر راستہ باہر سے ہوتو محض معتکف مؤذن اذان کے لئے جاسکتاہے۔

نوٹ: معتکف غیر معتکف بلاضرورت مسجد کی چھت پر نہ چڑھیں یہ مکروہ ہے۔

3۔ اعتکاف کرنے کاوقت کون ساہے؟بمع اختلاف تحریر کریں۔

ج۔ قال مالک: غروب شمس سے پہلے مسجد میں داخل ہوجائے یہاں تک کہ وہ رات کے پہلے حصے کوپالے نیز اگر کوئی شخص قبل فجر داخل ہوجائے تواعتکاف کی نیت کفایت کرے گی۔

بعض نے یہ بھی کہاکہ حضور ﷺ صبح (قبل فجر) مسجد میں داخل ہوجایاکرتے تھے۔

قال احناف: سنت یہی ہے کہ غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں داخل ہوجائے اور جو قبل فجر کا قول ہے وہ اعتکاف کی تیاری پر محمول ہوگا۔

4۔ کیامعتکف اپنے اعتکاف میں اسی شرط لگاسکتاہے جو مسجد سے نکلنے اور وہ شئی مباح کردے جومانع اعتکاف ہو؟

ج۔ اگر کسی شخص نے یوں کہاکہ میں اس شرط پر اعتکاف کرتاہوں کہ روزانہ رات کوگھر جاتاکروں گایابیوی سے جماع کیلئے جاؤں گاوغیرہ۔

عند ائمہ الثلاثہ: ایسی نیت نافع نہ ہوگی لہذااگر دوران اعتکاف مسجد سے نکلاتواعتکاف ادانہیں ہوگااور فاسد ہوجائے اور اگر نذر کااعتکاف ہے تو نذر برقرار رہے گی حتی کہ کامل اعتکاف نہ کرلے اور برابر ہے کہ یہ شرط قبل اعتکاف ہویابعد اعتکاف میں بیٹھ جانے کے بعد۔اعتکاف محض اسی طریقہ پر ہوگاجو سنت جاریہ کے مطابق ثابت ہے۔

عند الشوافع: اعتکاف میں ایسی نیت نافع ہوگی۔امام شافعی علیہ الرحمہ اس مسئلے کوحج کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں کہ جس طرح حج می کوئی شرط لگائی تووہ ونافع ہوگی یوں ہی اعتکاف میں کوئی شرط لگائی تووہ نافع ہوگی۔

کتاب الاعتکاف

Short Questions & Answers

1۔ کن دوچیزوں کے بغیر اعتکاف جائز نہیں؟

ج۔ (1)مسجد۔ (2)روزہ۔

2۔ اگر معتکف عورت کو چھولے تو کیا اعتکاف فاسد ہو جائے گا؟

ج۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ اعتکاف باطل ہو جائے گا اگرچہ انزال بھی نہ ہوا ہو۔ مگر ائمہ ثلاثہ فرماتے ہیں کہ اگر چھونے سے انزال ہو جائے تو اعتکاف باطل ہو گا اور اگر انزال نہ ہو تو اعتکاف باطل نہ ہو گا۔

3۔ اگر معتکف نے بھولے سے جماع کر لیا تو کیا اعتکاف باطل ہو گا؟

ج۔ عند الشوافع اگر معتکف نے بھولے سے جماع کر لیا تو اعتکاف باطل نہ ہو گا۔ مگر ائمہ ثلاثہ فرماتے ہیں کہ اگر بھولے سے جماع کر لیا تو اعتکاف باطل ہو جائے گا۔

خروج المعتکف الی العید

Long Questions & Answers

1۔ جب چاند رات ہو جائے تو کیا معتکف کا گھر جانا جائز ہے یا نہیں یا یہ لازم ہے کہ بعد عید ہی گھر جائے؟

ج۔ قال الاحناف والشوافع معتکف کا غروب آفتاب کے بعد نکلنا جائز ہے اور ٹھہرا رہنا ضروری نہیں محض مستحب عمل ہے۔ اور مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک معتکف غروب آفتاب کے بعد مسجد ہی میں ٹھہرے اور بعد عید گھر جائے تاہم امام مالک کے دو قول ملتے ہیں۔

(1) بعض اصحاب مالک کا کہنا ہے کہ معتکف کا عید تک رکنا واجب ہے۔

(2) بعض اصحاب مالک کا کہنا ہے کہ معتکف کا عید تک رکنا واجب نہیں۔

دلیل الاول: چاند رات کو دس راتوں میں شمار کیا جاتا ہے لہذا معتکف کا عید تک مسجد میں رکنا واجب ہے۔

دلیل الثانی: اعتکاف الگ چیز ہے اور نماز عید الگ ہے لہذا نماز عید کے صحیح ہونے کے لئے رات اعتکاف کی شرط لگانا درست نہیں۔

قضاء الاعتکاف

Short Questions & Answers

1۔ کیا اعتکاف کے لئے خیمہ یا پردے لگانا ضروری ہے؟

ج۔ اعتکاف کے لئیے خیمہ یا پردے کی شرط لگانا درست نہین بلکہ محض جائز عمل ہے۔

2۔ اگر حالت اعتکاف عورت حائضہ ہو گئی تو کیا اعتکاف باطل ہو جائے گا؟

ج۔ اگر حالت اعتکاف میں عورت حائضہ ہو جائے تو اعتکاف باطل ہو جائے گا اور پاک ہونے کے بعد غروب آفتاب کے وقت اعتکاف میں داخل ہو نیز یہ اعتکاف محض ایک دن کا قضاء کرنا ہو گا اور یہ اعتکاف مسجد میں نہیں بلکہ گھر میں ہو گا۔

Long Questions & Answers

1۔ اگر اعتکاف توڑا تو کیا قضاء لازم ہو گی؟

ج۔ **عند المالکیہ:** مطلقا اعتکاف خواہ نفلی ہو نذر کا ہو یا سنت ہو اگر توڑا تو قضاء واجب ہو گی۔

عندالشوافع: اگر اعتکاف نذر کا نہیں یا کوئی ایسی شئ ہے کہ جو نفلی تھی لیکن بندے نے اپنے اوپر لازم کی تو اگر ان صورتوں میں اعتکاف توڑا تو قضاءلازم نہ ہوگی البتہ اختیاری طور پر قضاء کرلے تو بہتر ہے تاہم واجب نہیں۔

قاعدہ: جو عمل بندہ خود اپنے اوپر لازم کرتا ہے اگر اسے پورا نہ کرے تو کوئی حرج نہیں۔

عندالاحناف: اعتکاف اگر نفلی ہو تو توڑنے میں کوئی حرج نہیں کیوں کہ نفلی اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہی نہیں۔ اگر آخری عشرے کا اعتکاف کیا اور کسی سبب سے توڑ دیا تو ایک دن کی قضاءلازم ہوگی۔ اگر اعتکاف منت کا ہو تو بھی قضاءلازمی ہوگی یعنی اگر کسی معین مہینے کے اعتکاف کی نذر مانی پھر بیس (20) دن اعتکاف کرنے کے بعد توڑ دیا تو بقیہ دس (10) دن کی قضاء کرے گا تاہم اگر اتصال کے ساتھ نیت کی تھی تو اب اگرچہ انتیس (29) دن کے بعد اعتکاف توڑا تو قضاء پہلے دن ہی سے شروع ہوگی۔

2۔ اگر کوئی شخص بنیت اعتکاف آخری عشرے میں مسجد میں داخل ہوا پھر بیمار ہونے کے سبب مسجد سے نکل گیا اور علاج کروانے کے بعد تندرست ہوگیا تو کیا واپسی آنا لازم ہوگا؟ نیز اس اعتکاف کی قضاء کب کرے گا؟

ج۔ **عندالمالکیہ:** معتکف جب تندرست ہوگیا تو اس پر قضاءلازم ہے چاہے رمضان میں کرے یا غیر رمضان میں تاہم جتنے دن اعتکاف نہیں کیا ان سب کی قضاء کرے گا یعنی دس دنوں کے لئے اعتکاف کیا اور پانچ دن بعد بیمار ہوگیا اب تندرست ہونے کے بعد بقیہ پانچ دن کی قضاء لازم ہوگی۔ البتہ اگر عورت مسجد میں اعتکاف کرے اور حائضہ ہو جائے تو اگر مسجد کا صحن ہو تو عورت اپنا خیمہ مسجد میں لے آئے اور اگر مسجد کا صحن ہی نہ ہو تو گھر چلی جائے اور پاک ہونے کے فورا بعد مسجد میں آجائے لہذا اس سے عورت کا نہ گنہگار ہوگی اور نہ اعتکاف ٹوٹے گا کیوں کہ یہ ضرورت طبعی ہے۔

عندالاحناف: جب مسجد میں علاج کی سہولت نہ ہو تو جب مسجد سے نکلے گا تو اعتکاف فاسد ہوگا اور گنہگار نہ ہوگا تاہم ایک دن کی قضاء اعتکاف ضرور کرے گا خواہ رمضان میں کرلے یا غیر رمضان میں نیز عورت کا مسجد میں اعتکاف کرنا درست نہیں۔

3۔ اگر عورت نے ایک ماہ اعتکاف کی نذر مانی اور دوران اعتکاف حائضہ ہوگئی تو کیا حکم ہوگا؟

ج۔ اگر عورت نے ایک ماہ اعتکاف کی نذر مانی اور دوران اعتکاف حائضہ ہوگئی تو پاک ہونے کے فورا بعد دوبارہ اعتکاف کرے اور ایک ماہ پورا کرے اور اگر تاخیر کی تو دوبارہ شروع سے اعتکاف کرے گی۔

ایسی طرح اگر عورت پر دو ماہ کے کفارے کے روزے تھے اور اگر درمیان میں عورت حائضہ ہوگئی تو تتابع ختم نہ ہوگا یعنی جیسے ہی عورت حیض سے پاک ہوئی تو اگلے دن ہی روزے شروع کردے نیز اگر ایک دن کا وقفہ بھی ڈالا تو دوبارہ روزے رکھے گی۔ البتہ اگر نفاس کا خون آیا تو دوبارہ سے روزے یا اعتکاف شروع کرنا ہوگا۔

النکاح فی الاعتکاف

Long Questions & Answers

1۔ کیا معتکف یا معتکفہ اعتکاف میں نکاح کر سکتے ہیں؟ نیز محرم اور معتکف میں کیا فرق ہے؟

ج۔ **عند الاحناف والمالکیہ:** دوران اعتکاف معتکف یا معتکفہ کا نکاح کرنا جائز ہے بشرط یہ کہ چھونا نہ پایا جائے۔ امام مالک شہوت کے ساتھ چھونے کو حرام قرار دیتے ہیں اور اعتکاف بھی فاسد ہو گا نیز حالت اعتکاف میں اگر چہ رات کو جماع کیا تو یہ حرام ہو گا اور اعتکاف بھی باطل ہو گا کیوں کہ معتکف کے لئے جو چیز صبح کو ممنوع ہے وہ رات کو بھی ممنوع ہے۔ البتہ اگر بغیر کے شہوت بیوی کو چھونا معتکف کے لئے جائز ہے کیوں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا حضور ﷺ کی کنگھی فرمایا کرتھیں اس حال میں کہ آپ ﷺ معتکف ہوتے۔

محرم و معتکف میں فرق:

محرم / احرام والا صبح کے وقت کھا پی سکتا ہے کسی کے جنازے میں شریک ہو سکتا ہے وغیرہ لیکن خوشبو نہیں لگا سکتا جبکہ معتکف صبح کے وقت کھا پی نہیں سکتا کسی کے جنازے میں شریک نہیں ہو سکتا لیکن خوشبو لگا سکتا ہے۔

کتاب العقیقہ

Short Questions & Answers

1۔ عقیقہ کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ تحریر کریں۔

ج۔ لغوی معنیٰ: یہ "عَقٌّ" سے بنا ہے بمعنی کاٹنا، الگ کرنا۔ اسی لئے والدین کی نافرمانی کرنے والے کو "عقوق" کہا گیا ہے اور اولاد کو "عاق" کہا گیا ہے۔

اصطلاحی معنیٰ: بچے کے پیدا ہونے کے شکر میں جو جانور ذبح کیا جائے اسے "عقیقہ" کہتے ہیں۔ **"یا"** نو مولود کے سر کے اتارے ہوئے بال اور ذبح کئے ہوئے جانور کو عقیقہ کہتے ہیں۔

2۔ عقیقہ کی شرعی حیثیت قلمبند کریں۔

ج۔ عقیقہ ایک مستحب عمل ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو کان میں اذان دی جائے اس سے بلائیں دور ہوتی ہیں۔ داہنے (سیدھے) کان میں 4 بار اذان اور بائیں (الٹے) کان میں 4 بار اقامت کہی جائے۔ جب سات دن کا ہو جائے تو پھر نام رکھا جائے اور سر مونڈنے کے وقت عقیقہ (جانور ذبح کرنا) کیا جائے۔ بالوں کا وزن کیا جائے اور اس کے برابر سونا یا چاندی خیرات کی جائے۔

3۔ لڑکی اور لڑکے کے عقیقے میں کتنے جانور ہونے چاہئیں؟

ج۔ لڑکی کے عقیقے میں ایک اور لڑکے کے عقیقے میں دو بکریاں ذبح ہوں گی۔

لڑکی کے عقیقہ می جانور مؤنث اور لڑکے کے عقیقے میں جانور مذکر ہو۔ اگر الٹ بھی کر لیا تو کوئی حرج نہیں۔

اگر لڑکے کے عقیقے میں دو کی بجائے ایک جانور ہی ذبح کر لیا تو یہ بھی درست ہے۔

4۔ حسنین کریمین کے عقیقے کے متعلق کیا روایتیں نقل کی گئی ہیں؟

ج۔ حسنین کریمین کے عقیقے کے متعلق تین روایتیں ہیں۔

(1) ان کے عقیقے میں 1،1 بکری ذبح کی گئی۔

(2) ان کے عقیقے میں 2،2 بکریاں ذبح کی گئیں۔

(3) ان کے عقیقے میں مطلقا بکری ذبح کی گئی کوئی ایک، دو کی قید نہ لگائی۔

5۔ حضور ﷺ نے عقیقہ کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

ج۔ آقا دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "عقیقہ مستحب ہے اگرچہ چڑیا کے ساتھ"۔

Long Questions & Answers

1۔ "لا احب العقوق" کی وضاحت کریں نیز عقیقے کا حکم بھی لکھیں۔

ج۔ حضور ﷺ کا یہ فرمان کہ "میں عقیقے کو پسند نہیں کرتا" یہ لفظ عقوق کی کراہیت پر مبنی ہے کیوں کہ اس میں ایک برا معنیٰ پایا جاتا ہے یعنی والدین کی نافرمانی کرنا یا ان دونوں میں سے ایک کو تکلیف دینا۔ البتہ جانور ذبح کرنے سے منع نہ فرمایا۔

بعض نے کہا کہ مذکورہ حدیث جس میں لفظ "عقوق" ذکر ہوا منسوخ ہے اور وہ حدیث جس میں لفظ "عقیقہ" ذکر ہوا وہ ناسخ ہے۔

عقیقہ کا حکم:

امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ سے مشہور روایت یہ ہے کہ عقیقہ واجب ہے۔

عند الاحناف عقیقہ سنت مستحبہ ہے۔

امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ عقیقہ پہلے واجب تھا مگر عید الاضحیٰ نے عقیقے کے وجوب کو نسخ کر دیا اسی طرح رمضان کے روزوں نے عاشورہ کے روزوں کی وجوبیت کو منسوخ کر دیا۔ یوں ہی زکوٰۃ نے ان صدقوں کو منسوخ کر دیا جو پہلے واجب ہوا کرتے تھے۔

2۔ عقیقے کا جانور کیسا ہونا چاہئے؟ اور اس کے گوشت کا کیا حکم ہے؟

ج۔ جو احکام قربانی کے جانور کے ہیں وہی احکام عقیقے کے جانور کے بھی ہیں۔

(1) بے عیب ہو۔ ایک آنکھ والا ہو تو یہ عیب ہے خواہ پیدائشی ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح آنکھیں تو ہوں لیکن اس کا کانا ہونا ظاہر ہو تو یہ بھی عیب ہے۔

(2) سینگھ جڑ سے ٹوٹے ہوئے نہ ہوں۔ اگر سینگ پیدائیش ہی سے نہین ہیں تو قربانی وعقیقہ جائز ہیں وگرنہ جائز نہیں۔

(3) جس کی ہڈیوں مین مغض نہ ہو تو ایسے جانور سے بھی قربانی وعقیقہ جائز نہیں۔

(4)مریض نہ ہو یعنی ایسی بیماری جو ظاہر ہو مثلاً چارہ نہ کھاتا ہو، یا دبر سے خون آتا ہو وغیرہ۔

(5)اعضاء کٹے ہوئے ہوں لہٰذا اگر کان، چکی، دم اگر تہائی سے زیادہ کٹی ہو تو قربانی وعقیقہ جائز نہ ہوں گے۔

گوشت کا حکم:

جانور کا گوشت اور کھال نہ بیچی جائے اور نہ ہی کسائی کی اجرت میں دی جائے۔ عقیقہ کا گوشت فقراء، عزیز، احباب، پڑوسی کو کچا یا پکا کر بطور ضیافت کھلایا جائے۔

سری، پائے نائی (بچے کے بال مونڈنے والے) کو دئے جائیں اور ایک ران دائی کو دی جائے اور بقیہ گوشت کے تین حصے کئے جائیں ایک گھر والوں کا، ایک احباب کا، اور ایک فقراء کا۔

جانور کی ہڈیاں نہ توڑی جائیں اور ایسے ہی گوشت اتار لیا جائے اور ہڈیاں صدقہ کر دی جائیں یہ بہتر عمل ہے۔ تاہم اگر ہڈی توڑ کر گوشت بنائے تب بھی کوئی حرج نہیں۔

گوشت پکانے میں یہ ہے کہ میٹھا بنایا جائے تو یہ بچے کے اخلاق اچھے ہونے کی نیک فال ہے۔

نوٹ: عقیقہ کا گوشت گھر والے نہ کھائیں ایسا کہنا درست نہیں۔

3۔ بچے کے سر پر عقیقے کے جانور کی قربانی کا خون ملنے کی کیا شرعی حیثیت ہے؟

ج۔ بچہ کے سر پر قربانی کا خون نہ ملا جائے کیوں کہ یہ جہالت ہے۔ وہ حدیث مبارکہ جس میں آیا کہ "بچہ اپنے عقیقے کے ساتھ لٹکا ہوا ہوتا ہے اس کا عقیقہ کیا جائے ساتویں دن اور اس کے سر کا حلق کیا جائے اور خون ملا جائے" اس حدیث مبارکہ کا راوی (ہمام) کا وہم ہے کہ اس نے "يُسَمَّى "یعنی نام رکھا جائے کو "يُدمىٰ "خون ملا جائے روایت کر دیا۔

قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے ہاں کسی کی ولادت ہوتی تو قربانی کی جاتی اور سر پر خون ملا جاتا مگر جب اسلام آیا تو ہم بچے کا سر مونڈتے اور قربانی کرتے پھر بچے کے سر پر زعفران ملتے۔

خطابی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سر پر نجس ملنے کا حکم کیسے دے سکتے ہیں؟ حالانکہ آپ ﷺ نے تو خشک نجاست کو بھی دور کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔